بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

لقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR - QADIAN

ضلع گورداسپور

عام قیمت پیشگی عہ بغیر ضمیمہ درس قرآن مجید

الیس اللہ بکافٍ عبدہٗ مرزا غلام احمد

Reg. No. L. CCLXXXVIII

مسیحِ وقت مہدی ہم

ضمیمہ درس قرآن مجید

للعمر پیشگی چار روپے

جلد ۱۱

مورخہ ۱۱ ذیقعدہ سنہ ۱۳۲۹ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۲ نومبر سنہ ۱۹۱۱ء مطابق ۱۷ کاتک

نمبر ۱

بھائیو اگر قادیان آؤ گے تم

ایڈیٹر و مینیجر محمد صادق عفی اللہ عنہ

نورِ دین مصطفےٰ پاؤ گے تم

دس شرائط بیعت

اول یہ کہ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا۔ دوم یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت۔ فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا۔ اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالےٰ کے احسانوں کو یاد کر کے اُس کی حمد اور تعریف کو اپنا ہر روزہ ورد بنائیگا۔ چہارم یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے۔ پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا۔ اور بہر حالت راضی بہ قضا ہوگا۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اُسکی راہ میں تیار رہیگا۔ اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اُس سے منہ نہ پھیریگا۔ بلکہ قدم آگے بڑھائیگا۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا۔ اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنی ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا۔ ہشتم یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت سے زیادہ عزیز سمجھیگا۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا۔ اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا۔ اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلےٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
شہد او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ ما را وحی و ایمائے بود
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت ست
معجزات او ہمہ حق اندر است
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکقدم دوری ازاں عالی جناب

مصطفےٰ ما را امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جاں شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را برو شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآں بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیاست
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دستور العمل

عام قیمت پیشگی سالانہ بغیر ضمیمہ عہ معہ ضمیمہ درس قرآن مجید پیشگی للعمر بغیر وصول قیمت پیشگی کسی صاحب کے نام اخبار جاری نہیں ہو سکتا خط و کتابت کیواسطے جوابی کارڈ آنا چاہیے ورنہ جواب سے معذور رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید نہ بھیجی جاویگی البتہ جو صاحب قادیان میں دستی قیمت ادا کریں اُنکو بہر حال رسید حاصل کرنی چاہیئے۔ اگر چار ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے۔ تمام ترسیل زر بنام میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر قادیان ضلع گورداسپور ہونی چاہیئے۔ ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت لیتے تھے۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے جاتے تھے۔ اور طالب تکرار کرتا جاتا تھا اشہد ان لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ لاشریک لہٗ و اشہد ان محمداً عبدہٗ و رسولہٗ دوبار آج میں احمد کے ہاتھ پر اُن تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا اور سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے اِن تمام گناہوں سے بچتا رہونگا۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا۔ استغفر اللہ ربی من کل ذنب و اتوب الیہ ۳ بار رب انی ظلمت نفسی و اعترفت بذنبی فاغفرلی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں کہ میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں۔ آمین۔ اس کے بعد آپ اور حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کیلئے دعا کرتے۔ حضرت خلیفۃ المسیح والمہدی مذکورہ بالا الفاظ کے ساتھ یہ الفاظ بڑھا دیتے ہیں آج میں نور الدین کے ہاتھ پر اُن تمام شرائط کے ساتھ بیعت کرتا ہوں جن شرائط کے ساتھ حضرت مسیح موعود بیعت لیا کرتے تھے اور نیز اقرار کرتا ہوں کہ خصوصیت سے قرآن شریف اور احادیث کے پڑھنے اور سننے اور اس پر عمل کرنیکی کوشش کرونگا۔ اور اشاعت اسلام میں جان و مال سے بقدر وسعت و طاقت کمربستہ رہونگا۔ اور انتظام زکوٰۃ بہت احتیاط سے کرونگا۔ اور باہمی اخوان میں رشتہ محبت کے قائم کرنے میں سعی کرونگا ۔

بدر پریس قادیان دارالامان میں میاں معراج الدین عمر پروپرائٹر پرنٹر پبلشر کے حکم سے چھپ کر شائع ہوا

حضرت خلیفۃ المسیح

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے

بخریت ہیں اور نہایت خوشی کی خبر احباب کو سُنائی جاتی ہے کہ اب آپ مسجد اقصےٰ میں عصر کے وقت کھڑے ہو کر درس دیتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ کی غریب نوازی ہے کہ اُس نے اپنے عاجز بندوں پر رحم کیا اور اس مقدس وجود کو دوبارہ زندگی عطاء کی کہ وہ کمزوروں کے واسطے سہارا ہو۔ اور بھولے ہوئے اُس کے ذریعہ سے ہدایت پائیں۔ درس کے وقت جبکہ حضور اپنی پاک نصائح سے اور عمر بھر کے تجربات سے سامعین کو فیضیاب کرتے ہیں تو وہ کیا ہی برکت اور رحمت کا وقت ہوتا ہے۔ قادیانی زندگی کی نعمتوں میں سے درس ایک اتنی بڑی نعمت ہے جس کی قدر ومنزلت کے اظہار کے واسطے میرے پاس الفاظ نہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس پاک کلام سے کما حقہٗ فائدہ حاصل کرنے اور اُس پر عمل کرنے کی توفیق عطاء فرمادے۔ آمین +

حضرت مولوی محمد علی صاحب

دو چار روز کے واسطے لاہور۔ امرتسر تشریف لے گئے تھے میانوالی سے خبر آئی ہے کہ جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب بیمار ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ اِس مکرم دوست کے واسطے شفاء کی دُعا کریں۔ اس ہفتہ میں منشی عبدالرزاق صاحب بنارس سے تشریف لائے مگر کمی فرصت کے سبب صرف دو شب یہاں قیام کرسکے۔ مونگیر اور بھاگلپور میں مخالفان سلسلہ حقہ نے بڑا اودھم مچا رکھا ہے۔ بعض احباب پر بلوہ کر کے انہیں مارا ہے اور بعض پر مقدمات بنا رکھے ہیں اور جھوٹی خبریں حکام تک پہنچائی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کو صبر کی تلوار عطاء کرے۔ جس سے اغیار کا سب جھگڑا مٹ جائے۔ شیخ تیمور صاحب اٹاوہ تشریف لے گئے ہیں۔ شیخ محمد یوسف ایڈیٹر نور بھی لاہور تشریف لے گئے۔ چوہدری فتح محمد صاحب اٹاوہ نہیں جائیں گے حضرت صاحبزادہ صاحب امرت سر سے واپس تشریف لے آئے ہیں۔ مولوی فاضل عبدالحی عرب صاحب اُن کے ہمرکاب ہیں +

ضرورت ملازمین

ہندوستان کی ایک سرحد پر دو ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو انٹرنس تک تعلیم یافتہ ہوں۔ پاس یا فیل۔ مزید حالات دفتر بدر سے معلوم ہوسکتے ہیں۔ تنخواہ ہر ایک کی للعہ روپیہ ماہوار ہوگی۔ خط کے ساتھ دو آنہ کے ٹکٹ ملفوف ہوں +

(۳) قادیان سے باہر ایک جگہ ایک مدرس کی ضرورت ہے جو بی۔ اے پاس ہو۔ خط کے ساتھ دو آنہ کے ٹکٹ ملفوف ہونے چاہئیں +

درس قرآن شریف

ضمیمہ درس قرآن شریف اس اخبار کے ساتھ تیار نہیں ہوسکا۔ انشاء اللہ اگلے اخبار کے ساتھ شامل کیا جاوے گا +

وی پی

یہ نئے سال کا پہلا پرچہ ہے اور ۳۔ نومبر ۱۹۱۱ء کا پرچہ تمام خریداروں کے نام برائے وصولی قیمت پیشگی روانہ کیا جاوے گا۔ ایک ماہ قبل اطلاع کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ صاحبان پرچہ وصول کر کے مشکور فرماوینگے۔ بہ سبب بقایا بہت رہ جانے کے اکثر اخبار کے کام میں حرج واقع ہوتا رہتا ہے۔ اُمید ہے کہ اس سال سب صاحبان پیشگی قیمت دیکر مشکور فرماوینگے۔ (ایڈیٹر)

زندہ مذہب اور زندہ نبی

۲۱ اکتوبر ۱۹۱۱ء کو جناب مولوی محمد عطاء الرحمن صاحب احمدی (ایم۔ اے) انگلش پروفیسر راج شاہی کالج نے جوبلی سکول ۲۵ مرزاپور اسٹریٹ کلکتہ میں زیر صدارت جناب مولوی زاہد حسین صاحب حنفی۔ اُردو میں زندہ مذہب اور زندہ نبی پر تقریباً دو گھنٹہ پُر اثر تقریر فرمائی۔ اثنائے تقریر میں سامعین ایک قسم کی وجدی حالت میں نظر آتے تھے +

مولوی صاحب موصوف نے آیات قرآنی اور احادیث نبوی صلعم سے ثابت کیا کہ زندہ مذہب صرف اسلام ہی ہے اور زندہ نبی صرف حضرت محمد مصطفےٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ وسلم ہی ہیں۔ مولوی صاحب ممدوح نے عام مسلمانوں اور خصوصاً نئی روشنی کے دلدادہ تعلیم یافتہ نوجوانوں کو اس بات کیطرف پُر زور الفاظ میں توجہ دلائی کہ وہ اصحابہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے نقش قدم پر چلکر اپنے آپ کو سچا مسلمان ثابت کریں اور نیز انگریزی تعلیم یافتہ نام کے یا (رومی ٹوپی کے) مسلمانوں پر سخت افسوس ظاہر کیا جو اپنے تئیں مسلمان کہنا کسر شان خیال کرتے ہیں۔ (احقر غلام نبی احمدی)

خطبہ جمعہ

گزشتہ جمعہ کو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد اقصیٰ میں خطبہ جمعہ پڑھا اور نماز پڑھائی۔ فرمایا۔ انسان کی [illegible] ہے کہ اپنے سے زیادہ طاقت والے کی ہمیشہ اطاعت کر[illegible] ہے۔ عقلمندوں کا یہی کام ہے اور جو ایسا نہ کرے۔ لوگ اُسے ملامت کرتے ہیں۔ اسی فطرت انسانی کو نگاہ رکھ کر اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ تبارك الذي بيده الملك بہت برکت والا وہ رب ہے۔ جس کے ہاتھ میں سب بادشاہی ہے۔ سارا جہان اُسی کے قبضہ قدرت میں ہے وہ جسے چاہتا ہے بڑا بناتا ہے اور جس گھرانے کو چاہتا ہے بڑھاتا ہے۔ اسی طرح وہ ملکوں کو بڑھاتا ہے۔ پھر انہیں زوال دیتا ہے۔ سب راج جسکے ہاتھ میں ہے وہ اللہ ہے۔ اگر تمہارا دل چاہتا ہے کہ کسی طاقتور کے ساتھ تمہارا تعلق ہو۔ اگر تمہاری خواہش ہے کہ کسی حکومت والے کے ساتھ تمہاری دوستی ہو۔ اگر تم پسند کرتے ہو کہ کوئی دولت والا تمہارا اپنا ہو۔ تو یاد رکھو۔ ہم بڈھے ہیں۔ معلوم نہیں کس وقت موت آجائے۔ ہماری بات یاد رکھو۔ اگر خدا کے ساتھ تمہارا تعلق ہے۔ تو سب کچھ تمہیں حاصل ہے۔ ورنہ کچھ بھی نہیں۔ میں نے بڑی بڑی ظاہری طاقتوں والے دیکھے کہ ان کے نام ونشان مٹ گئے۔ اللہ تعالےٰ کے بدوں کوئی بارکت نہیں۔ وہ مٹی سے انسان کو بناتا ہے۔ اور وہ بڑوں کو خاک میں ملا دیتا ہے سب کچھ اُسی کے اختیار میں ہے۔ یہ ایک نکتہ معرفت ہے خدا کے سوائے کسی پر بھروسہ نہ کرنا۔ بعض لوگ یہی تجویزیں کرتے رہتے ہیں کہ ہم کس سے اور کس طرح روپیہ حاصل کریں اور پھر اسی میں مر جاتے ہیں۔ اللہ تعالےٰ تمہیں اپنی محبت اور اپنی کتاب کی محبت اور اپنے رسول کی محبت عطاء کرے +

سُن رکھو کہ مجھے اللہ نے تین محبوب بخشے ہیں۔ سب سے پہلا میرا محبوب اللہ ہے۔ پھر اُسکی کتاب ہے پھر میرا محبوب وہ جامع کمالات انسانی ہے جس کے ذریعہ سے ان دو کا پتہ ملا۔ وہ خاتم الرسل ہے اور میری دعا ہے کہ اسی پر اللہ تعالےٰ ہمارا انجام کرے۔ آمین +

مبارک

برادرم بابو محمد اسمٰعیل صاحب اسٹیشن ماسٹر اطلاع دیتے ہیں کہ اُن کا نکاح مکرمی منشی محمد یوسف صاحب اپیل نویس مردان کی دختر نیک اختر کے ساتھ پڑھا گیا ہے۔ اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔ اس خوشی میں بابو صاحب نے کسی مسکین کے نام ایک اخبار بدر جاری کرنے کے واسطے

کلام مسیح موعود

پرانی نوٹ بک سے کچھ

۱۸۹۷ء کا ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا۔ میں ہرگز اپنے آپ کو مولوی نہیں کہتا اور نہ میں راضی ہوں کہ کبھی کوئی مجھے مولوی کہے۔ بلکہ مجھے تو اِس لفظ سے ایسا رنج ہوتا ہے۔ جیسا کہ کسی نے گالی دے دی +

فرمایا۔ لوگ تمہیں دُکھ دینگے اور ہر طرح سے تکلیف پہنچائینگے مگر ہماری جماعت کے لوگ جوش نہ دکھائیں جوشِ نفس سے دِل دُکھانے والے الفاظ استعمال نہ کرو۔ اللہ تعالےٰ کو ایسے لوگ پسند نہیں ہوتے۔ ہماری جماعت کو اللہ تعالےٰ ایک نمونہ بنانا چاہتا ہے +

کلام امیر

فرمایا۔ لوگ جو کہتے ہیں کہ سنت رسول (صلے اللہ علیہ وسلم کی ضرورت نہیں ہے۔ صرف قرآن کریم کافی ہے وہ غلط ہے۔ مثلاً صرف نماز ہی کو لو۔ تو اگر سنت رسول کے لحاظ سے اس کی خاص نوعیت نہ سمجھی جائے تو عربوں کی نماز تو (ما کان صلوٰتھم الا مکاء وتصدیہ) صرف تالیاں لگانی اور سیٹیاں بجانی ہی تھی۔ جس کا ذکر خود قرآن کریم میں ہے۔ پس عربی لغت کی رو سے تو وہی سیٹیاں بجانی اور تالیاں لگانی ہی نماز ہوگی +

فرمایا۔ کہ آدم خلیفۃ اللہ تھا۔ یہ غلط ہے۔ قرآن کریم میں کہیں ایسا نہیں آیا۔ اللہ تعالےٰ کا کوئی خلیفہ (جانشین) نہیں ہو سکتا +

فرمایا۔ ریا بھی ایک رنگ میں جائز ہوتا ہے۔ مثلاً حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ممبر پر نماز پڑھ کر دکھلائی کہ یوں نماز پڑھی جاتی ہے تاکہ سب دیکھ لیں مطلب یہ کہ بہت نیک ہو +

فرمایا۔ انسان دو چیزوں سے مرکب ہے۔ ایک وہ جن میں دخل انسانی کچھ بھی نہیں۔ دوسرے وہ چیز انسان کا تصرف ہے شریعت اسی حصہ کے لئے ہے جس پر انسانی تصرف ہے۔ مثلاً ایک زبان ہی کو لو کہ اس میں دو قوتیں ہیں۔ ایک تو ذائقہ دریافت کرنے کی۔ دوسرے بولنے کی۔ شریعت میں یہ نہ ہوگا کہ زبان سے نمک کو میٹھا ثابت کرو۔ بلکہ یہ ہوگا کہ جھوٹ مت بولو۔ گالی مت دو +

فرمایا۔ ھو الاول وھو الاخر کے معنے یہ ہیں کہ جیسا کہ ایک مخلوق اپنی ابتدا میں اُس کا (یعنی اللہ کا) محتاج ہے ویسا ہی بقا و انتہا میں بھی اس کا محتاج ہی یہ معنے غلط ہیں کہ وہ (یعنی اللہ) مخلوق کے پہلے تھا اور جب کل مخلوق فنا ہو جائے گی تب وہی ہوگا۔ اسی سے تو جنت کی نعماء کی حقیقت فانی ہی رہ جاتی ہے +

فرمایا۔ ہمارے مقابلہ میں مخالفوں نے ناخنوں تک زور لگائے۔ پھر دیکھتے ہو اِس بستی میں جہاں کوئی دلچسپی نہیں کہاں کہاں کے لوگ جمع کر دیئے ہیں اور جمع کر رہا ہے +

فرمایا۔ ابلیس اُس کو کہتے ہیں جسکی ذات میں بدی ہو۔ پھر جب وہ اپنی بدی دوسرے تک پہنچاتا ہے تو اُس کا نام شیطان ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں جہاں کہیں یہ دونوں لفظ آئے ہیں۔ انہیں دونوں خصوصیتوں کے لحاظ سے آئے ہیں +

فرمایا۔ کہ حضرت صاحب سے میں نے مجاہدہ کے لئے پوچھا تو کہا کہ فصل الخطاب لکھو۔ پھر پوچھا تو فرمایا کہ تصدیق براہین احمدیہ لکھو۔ پھر پوچھا تو فرمایا کہ ایک کوڑھی کو اپنے مکان میں رکھ کر علاج کرو۔ وہ مریض بھی بڑا ہی نیک انسان تھا۔ اُس نے کہا کہ میرا علاج نہ کرو کیونکہ جب تک مجھ کو مرض ہے اُسوقت تک تنہائی بہتر ہے۔ اور خدا سے دُعا کرنے کے لئے جوش پیدا ہوتا ہے۔ مگر میں نے کہا کہ میں بھی مجبور ہوں۔ کیونکہ میرے امام کا حکم ہے حقیقت حال یہ ہے کہ مصیبت بھی بڑے بڑے فضلوں کا باعث ہو جاتی ہے +

فرمایا۔ میری خالہ کے دو تر کے کا مقدمہ تھا۔ اُسنے مجھے دُعا کے لئے کہا کہ دُعا فرمایئے۔ کہ مقدمہ کسی انگریز کے اجلاس میں پیش۔ ہندوستانی حاکم اکثر رشوت خوار ہوتے ہیں۔ میں نے بہت کہا کہ ایسی دُعا نہ کراؤ۔ بلکہ یہ دُعا کراؤ کہ خدا مدد کرے۔ مگر اُس نے نہ مانا۔ خدا کی شان کہ انگریز ہی اجلاس میں مقدمہ پیش ہو گیا۔ فریق ثانی نے کسی رئیس سے سفارش کرا دی اور مقدمہ اُس کو حسب خواہ فیصل ہو گیا۔ پھر اپیل میں بھی اسی وجہ سے کہ اوّل فیصلہ ایک انگریز حاکم کا تھا اُسی کو کامیابی ہوئی۔ اِسی سے سبق ملتا ہے کہ خدا کے یہاں ایسی دُعا ہرگز نہ کرنی چاہیئے جس میں پورا بھروسہ اللہ پر نہ ہو +

فرمایا۔ اپنی کثرت پر تکبر نہ کرو۔ حنین کے واقعہ سے سبق لو کہ انبیاء کی جماعت پر بھی ابتلا آتے ہیں +

فرمایا۔ ایک حدیث میں آیا ہے کہ جب رات کو سونے لگو۔ تو بستر ے کو خوب جھاڑ و۔ کیسی عمدہ تعلیم ہے +

فرمایا۔ خوش خوراک ہونا اور خوش پوشاک ہونا اور پھر آپ محنت نہ کرنا بڑی بڑی خرابیوں کا باعث ہو جاتا ہے۔ اس سے بچنا چاہیے اور برابر محنت سے کام کرنا چاہیئے +

فرمایا۔ مجھے درد ہوتا ہے کہ مسلمانوں نے قرآن کریم کو چھوڑ دیا ہے۔ اور جو پڑھتے ہیں وہ بھی سمجھتے نہیں۔ کیسے افسوس کی بات ہے کہ اپنے کسی دوست کا خط ہو تو بلا سمجھے ہوئے چین نہیں پکڑتے۔ مگر قرآن کریم جو اللہ کا فرمان ہے اور نبیوں کے سردار کے ذریعہ سے آتا ہے اُس کو سمجھ کر نہیں پڑھتے۔ اور بھی زیادہ افسوس ہے کہ ہر زبان میں قرآن کریم کے ترجمے کئی کئی موجود ہیں مگر نہیں پڑھتے اور سمجھکر نہیں عمل کرتے۔ دنیوی معاملات میں اکثر بڑے چالاک ہیں مگر نہیں چالاک ہیں تو قرآن کریم کے سمجھنے میں +

فرمایا۔ قرآن کریم کے سامنے کسی مذہب والے کو بولنے کی طاقت نہیں۔ میں نے قرآن کریم کو لیکر کل مذاہب والوں سے بحث کی ہے مگر کوئی مقابلہ میں بول نہیں سکا ہے۔ ایک برہمو سے میں نے پوچھا کہ تمہارے مذہب کی کیا خوبی ہے۔ اُس نے کہا کہ خوبی یہ ہے کہ ہم مذہب سے عمدہ بات لے لیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ سب سے عمدہ بات تمہارے مذہب میں کیا ہے۔ اُس نے کہا کہ دُعا ہے۔ میں نے کہا کہ کل مذاہب میں جو کوئی ایک اعلےٰ درجہ کی دُعا ہوگی وہ تم نے لے لی ہوگی۔ وہ ہمیں بتاؤ۔ مگر اُس نے نہ بتایا۔ اور ڈر گیا کہ جو کوئی دُعا بھی میں بتاؤں گا اُس میں کوئی اعتراض کوئی کمزوری نکل آئے گی میں نے بہت زور لگایا مگر وہ کسی طرح اپنے مذہب کی دُعا کے بیان کرنے پر راضی نہ ہوا۔ پھر میں نے کہا کہ آپ تو ڈر گئے کہ جو دُعا ہم سنائیں۔ اُس میں شاید کوئی نقص ہو۔ مگر میں ایک دُعا سناتا ہوں۔ پھر میں نے الحمد سنائی اور اس کا ترجمہ اُسکی ہی زبان میں کر کے بتایا۔ اور پوچھا کہ اب تم کوئی دُعا سناؤ۔ جو اِس سے بڑھ کر ہو۔ وہ مبہوت رہ گیا۔ اور نوٹ بک نکالکر کہنے لگا کہ یہی دُعا لکھ دو۔ بس...

ایڈیٹوریل

اطالیہ کو بائیکاٹ کرو

بائے کاٹ ایک انگریزی لفظ ہے۔ اور اس کا مطلب یہ ہے کہ کسی قوم یا شخص سے قطع تعلق کر کے اسکے ساتھ لین دین کو بالکل موقوف کر دیا جاوے۔ یہ یورپین تہذیب کا ایجاد کردہ ہتھیار ہے جس سے اپنے دشمن کو ہوش میں لانے کی کوشش کی جایا کرتی ہے اور چونکہ تمام یورپین طاقتیں عموماً قومی تجارت کو فروغ دینا اپنا فرض جانتی ہیں اسواسطے بائیکاٹ کا احساس بڑے زور سے ان میں پیدا ہوتا ہے بائیکاٹ ہندوستان میں بھی ہندو اہل وطن نے ایک حد تک جاری کرنے کی کوشش کی ہے اور اس کے مقابل کا لفظ سودیشی عام فہم ہو رہا ہے۔ اہل وطن کا خیال ہے۔ کہ ہندوستان سے باہر یورپ امریکہ کی ساخت کی اشیاء ہم استعمال نہ کیا کریں۔ اور صرف ہند کی بنائی ہوئی چیزوں کا استعمال کریں۔ اس میں شک نہیں کہ ملک کی صنعت و حرفت کو ترقی دینا ہمارے لئے ازبس ضروری امر ہے۔ لیکن ہم اس قسم کے بائے کاٹ کے حامی نہیں ہیں جو بعض اہل وطن جاری کرنا چاہتے ہیں۔ ہماری رائے میں اچھی چیز ہر ملک کی بے شک لینی چاہیئے۔ ہاں اطالیہ جیسے غاصب دشمن کو یہ جتلا دینے کے واسطے کہ ہم اس کے ظالمانہ کرتوت کو بہت ہی ناراضگی کی نگاہ سے دیکھ رہے ہیں یہ ضروری امر ہے کہ اٹلی کے تجارتی مال کو جو ہندوستان میں فروخت کیواسطے آتا ہے بائے کاٹ کیا جائے۔ اہل ہند مسلمان اٹلی کی ساخت کی کوئی شے خرید نہ کریں۔

اٹلی کے مذہب کو تو ہم پہلے سے ہی بائے کاٹ کئے ہوئے ہیں۔ کیونکہ موجودہ یسوعی مذہب دراصل پولوس کی ایجاد ہے جس نے اٹلی میں ہی اپنا مشن قائم کیا تھا۔ اور پطرس نے بھی یسوع پر تین بار لعنت کرنے کے بعد روما میں ہی پہلا پتھر جا گاڑا تھا۔ روما اٹلی کے دارالخلافے کا نام ہے اور یسوعی دنیا کا بڑا مرکزی زمانہ روما ہی ہے۔ پوپ صاحب وہیں رہتے ہیں اور یسوعی مذہب کی اصلی لیکن بدترین تصویریں وہیں نمایاں ہوتی ہیں۔ اٹلی مسلمانوں کا ہمیشہ خوفناک دشمن رہا ہے۔ صلیبی جنگوں کی ابتدا بھی اٹلی کے یسوعیین نے ہی کی تھی۔ غرض سب سے اول تو اٹلی کا مذہب بائے کاٹ کرنے کے لائق ہے۔ مگر ہم افسوس سے کہتے ہیں کہ ہمارے بعض سیدھے سادھے مسلمانوں نے اٹلی کے غاصبانہ مذہب کے بعض اجزاء اپنے اندر ڈال لئے ہیں اور قبول کر لیا ہے کہ یسوع زندہ آسمان پر بیٹھا ہے حالاں کہ وہ مدت ہوئی مر چکا ہے اور ایسے خیالات کی تائید سے اٹلی کے مذہب کی تائید ہوتی ہے اور اسلام کی اہانت ہوتی ہے۔ ہمیں کیا ضرورۃ ہے کہ ہم دوسروں کے انبیاء کو بڑا بناتے پھریں۔ حالانکہ سچ یہ ہے کہ ہمارے نبی محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سب نبیوں سے بڑے اور سب کے سردار تھے۔

غرض سب سے اول اٹلی کے مذہب کو پورے طور سے بائے کاٹ کرو اس کے بعد اٹلی کی اشیاء جو ہمارے ہندوستان میں آتی ہیں اور مسلمان استعمال کرتے ہیں سب سے زیادہ ٹوپیاں ہیں جو کہلاتی تو ہیں ترکی ٹوپیاں مگر بنتی ہیں اٹلی میں اور ان کے اندر انگریزی میں لکھا ہوتا ہے کہ

Made in Italy

اٹلی میں بنائی گئی۔ ان ٹوپیوں کا استعمال قطعاً چھوڑ دینا چاہیئے۔ رومی ٹوپیاں انگلستان میں بھی بنتی ہیں اور مصر اور روم میں بھی بنتی ہیں۔ اٹلی کی بنی ہوئی ٹوپیوں کا خرید کرنا ترک کر دینا چاہیئے۔

ہم اس امر کے ساتھ متفق نہیں ہیں کہ جو ٹوپیاں مسلمان خرید چکے ہیں اور پہن رہے ہیں۔ انکو وہ جلا دیں اس سے اٹلی کو کوئی نقصان نہیں ان کا پیسہ ان کے گھر میں جا چکا نادان دشمن بننے سے کچھ حاصل نہیں ہاں آئندہ کیواسطے یہ احتیاط لازم ہے۔ ٹوپیوں کے علاوہ کاغذ۔ لفافے اور اسٹیشنری اور بعض دیگر اشیاء بھی اٹلی کی ساخت کی ہندوستان میں آتی ہیں اور ان سب کے ساتھ ایسا ہی سلوک کرنا لازمی ہے۔ اور سب سے بڑھ کر بات یہ ہے کہ ہم اپنے خدا کے ایسے فرمانبردار بنیں۔ کہ اسلامی مذاہب کے دائرہ کے باہر کی کوئی شے ہمارے اندر اثر نہ کرے جب تک کہ پورا تقوٰے ہمیں حاصل نہ ہو اور ہم قرآن کے احکام کی پیروی کرنیوالے نہ ہوں گے۔ تب تک ہم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ خواہ ہزار بائے کاٹ کریں۔ پس اصل کو مضبوط پکڑنا مقدم ہے۔ اللہ تعالیٰ اُمّت محمدیہ کی اصلاح کرے۔ آمین

دیانند نمبر اخبار پرکاش نے ایک نمبر سوامی دیانند کے واسطے وقف کیا ہے جس میں بڑے بڑے آریاؤں کے مضامین چھپے ہیں بلکہ اس کے ضمیمہ میں بھی چھپ رہے ہیں اور دیانند کی تعریف میں بہت کچھ مبالغہ کیا جا رہا ہے۔ جس سے ہمیں سروکار نہیں آریہ صاحبان کا اختیار ہے کہ اپنے لیڈر کو جو چاہیں بنا ڈالیں۔ وہ ان مناقب کا مستحق تھا نہ تھا لیکن اس میں شک نہیں کہ اس کا ایک کام ہماری رائے میں بھی قابل تعریف تھا اور وہ یہ تھا کہ اس نے ہندوؤں کے گھروں میں سے بُت تڑوائے اور اس طرح اپنے ہم مذہبوں کو یقین دلایا۔ کہ محمود غزنوی پر جس وجہ سے تم ناراض ہوتے ہو وہ بے جا ہے۔ محمود کا کام بڑی نیکی کا کام تھا ایسی اعلےٰ نیکی کا کہ جب مسلمانوں کو یہ ہمت نہ رہی۔ کہ محمود کی پیروی کریں۔ تو آخر ایک ہندو رشی کو اُٹھ کر محمود کا کام کرنا پڑا۔ سو یہ ایک خوبی کا کام تھا۔ البتہ غیر مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں دینے کا جو سپرٹ دیانند نے اپنے ہم قوم نوجوانوں میں ڈالدیا ہے۔ یہ اچھا نہیں کیا۔ بہرحال وہ ہندوؤں کا ایک ریفارمر تھا اور اس وقت اہل ہند میں جس قدر جوش پولٹیکل حقوق کو حاصل کرنے کا ہے۔ یہ سب اسی کی تعلیم کی بدولت ہے۔

جُمعہ کی چھٹی حضرت خلیفۃ المسیح نے جو میموریل گورنمنٹ ہند کی خدمت میں بدیں غرض بھیجا تجویز کیا ہے کہ جمعہ کے دن مسلمان ملازمان سرکار کو دوپہر کے بعد نماز کے واسطے دو گھنٹہ کی رخصت مل جایا کرے۔ اس کی تائید ہر طرف سے ہوئی ہے اور ہر شہر کے مسلمانوں نے جلسے کر کے اس کی تائید میں رزولیوشن پاس کئے ہیں مگر میرٹھ کے شوکت صاحب کو اخبار کی ضمانت ہو جانے کے بعد بے کاری کا شغل یہ سوجھا ہے کہ اس میموریل کی ہی مخالفت کریں آپ فرماتے ہیں کہ جمعہ مسلمانوں پر فرض ہی نہیں پھر چھٹی کی ضرورۃ ہی کیا ہے اس کا جواب بھی بعض صاحبان نے لکھا ہے مگر اس بحث میں پڑنے کی ضرورت ہی نہیں کہ ان کا یہ فرمانا غلط ہے یا صحیح۔ اس خیال کے آدمی مسلمانوں میں شوکت کے ساتھ کوئی شاذ ہی ہوں گے اور خود شوکت صاحب بھی اُمید نہیں کہ دیر تک ایسے خیالات پر قائم رہیں صرف دوسری طرف سے توجہ کی ضرورت ہے اور بس۔ بہرحال اگر کوئی ایک آدہ مسلمان ایسا ہوا تو وہ جمعہ کی چھٹی نہ لے اور دفتر میں اپنا کام کرتا رہے اس کو کس نے روکنا ہے۔ گورنمنٹ نے ایسے امور میں جمہور مسلمانوں کو دیکھنا ہے نہ کہ کسی فرد واحد کی ذاتی رائے کو۔

ہندی شگوفہ بعض ہندو ہمعصروں کو عجیب عجیب باتیں سوجھتی ہیں۔ مسلمان اٹلی پر ناراض ہیں۔ کہ وہ ایک اسلامی سلطنت کو ناجائز نقصان پہنچا رہا ہے اور اس کے متعلق ہندوستان کے مختلف شہروں میں جلسے ہو رہے ہیں۔ اس پر ہندو مہاشوں کے ذہن رسا نے ایک عجیب بات پیدا کی ہے۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ گورنمنٹ برطانیہ کی وفاداری کے خلاف ہے۔ کہاں اطالیہ کہاں برطانیہ

ہم لوگ سلطنت برطانیہ کے ماتحت ہین نہ کہ سلطنت اطالیہ کے اٹلی کو ہندوستان کے مسلمانون کے ساتھ کوئی تعلق نہین سوائے اس کے کہ وہ اس وقت ایک غاصبانہ کارروائی کر کے مسلمانونکو خواہ مخواہ دُکھ اور رنج مین ڈال رہا ہے۔ ہماری گورنمنٹ نے اگر دخل دینا مناسب نہین جانا۔ تو یہ اور بات ہے اس کے یہ معنے نہین۔ کہ مسلمان اٹلی کی دستبرد کو جائز سمجھ لین ہان یہ سچ ہے کہ ترکون کا ہندوستان کے مسلمانون کے ساتھ کوئی خاص تعلق نہین۔ لیکن آخر وہ حرمین شریفین کے محافظ اور خادم کہلاتے ہین اور اٹلی نے جو کارروائی کی ہے۔ وہ خود یورپ کے تمام بادشاہون کی نظر مین قبیح ہے پس کیا وجہ ہے کہ مسلمان اٹلی پر اپنی ناراضگی کا اظہار نہ کرین۔

مبارک اکمل

حضرت مولوی سیّد سرور شاہ صاحب کے ہان فرزند ارجمند کی پیدائش پر جناب اکمل نے ایک مبارکباد لکھ کر ہمین بھیجی ہے جس مین مولود مسعود کی پیدائش پر خوشی کے اظہار کی بجائے زیادہ تر خود سیّد صاحب موصوف کے مناقب کا ذکر ہے اور ہم اسے اس غرض سے چھاپتے ہین کہ بیرونی لوگون کے سامنے نیک دل مہاجرین کا ایک نمونہ پیش ہو۔ ایڈیٹر

وہ عالم حقائق آگاہ جناب مولوی محمد سرور شاہ صاحب کو اللہ تعالےٰ نے اپنے خاص فضل سے فرزند نرینہ عطا کیا ہے۔ لڑکے تو کئی لوگون کے گھرون مین عطا ہوتے ہین۔ مگر یہ لڑکا کئی پہلو سے اپنے اندر امتیاز رکھتا ہے اول تو مولوی صاحب موصوف کی شخصیت آپ کا تبحر علم و فضل۔ حضرت اقدس علیہ السلام آپ پر کمال درجہ شفقت رکھتے۔ نمازون مین امام بناتے۔ اور جب کوئی علمی مسئلہ قابل تحقیق ہوتا یا عربی کتاب کا پروف۔ تو یہ خدمت آپکے سپرد بھی ہوتی تھی۔

پھر آپ مدرسہ احمدیّہ کے مدرس اعلےٰ ہین۔ اور روح القدس کی تائید کے ساتھ جو ایک تفسیر القرآن لکھ رہے ہین۔ جو اپنے اندر نکات معرفت و حقائق علمیّت رکھنے کے لحاظ سے فاضلانہ نظر مین بڑی قدر سے دیکھی جاتی ہے۔

سوم۔ اپنی لڑکیون کو جس محبت کے ساتھ آپنے تربیت فرمایا۔ اس کی مثال بھی بہت کم دیکھنے مین آتی ہے۔ اور عملاً اپنی قلبی کیفیت پر یہ شاہد عدل پیش کر رہے تھے۔ کہ باوجود اس بڑی عمر کے لڑکیون کے پیدا ہونے کو نعمت الٰہی سمجھتے ہین۔ اور ذرا بھی خلجان نہین۔

چہارم۔ بہت مہینے پہلے آپکو الہام ہوا۔ کہ ۱۸۔ اکتوبر ہم تجھے ایک لڑکا بخشین گے۔ یہ الہام مولانا موصوف نے اپنے شاگردون کو بہت پہلے اور پھر اس کے بعد ایک دن درس قرآن دیتے وقت عوام الناس کو مسجد اقصےٰ مین سُنا دیا تھا۔

پھر اس عشاء کو جس کی صبح یہ لڑکا پیدا ہوا۔ جب کہ ابھی کوئی آثار ولادت نہ تھے۔ اپنے گھر کے دروازے مین ایک غیبی آواز آپ کو آئی کہ ہمارا سلطان بھی آتا ہے۔

صبح ۱۸۔ اکتوبر وہ لڑکا پیدا ہوا۔ اللہ تعالےٰ اس کی عمر مین برکت دے۔ اور اپنے باپ کی طرح سلسلہ احمدیّہ کا ممتاز فاضل متقی و پارسا اور خلفاء کا سچا فرمانبردار اہل بیت نبوی کا خاص محب ہو۔ اللّٰھم آمین

نوٹس

بعض اوقات ذی ثروت احباب اپنے بچون کے اخراجات بورڈنگ ہوس مدرسہ احمدیّہ کے لئے میرے پاس بذریعہ منی آرڈر بھیج دیتے ہین۔ پھر مجھ کو خود محاسب صاحب کے دفتر مین جمع کرانے پڑتے ہین اس سے دفتر بورڈنگ کے کام مین بڑا ہرج واقع ہوتا ہے اس لئے ان تمام احباب کی خدمت مین کہ جن کے لڑکے بورڈنگ ہوس مدرسہ احمدیّہ مین رہتے ہین۔ التماس ہے کہ ایسی کوئی رقم میرے پاس نہ بھیجا کرین۔ بلکہ براہ راست دفتر محاسب مین بھیجا کرین۔

الراقم۔ عبد المجید خان۔ اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ بورڈنگ ہوس مدرسہ احمدیّہ۔ قادیان۔ ۲۶۔ اکتوبر ۱۱ء

جنگ بدر سے لیکر جنگ یرموک تک

۲۸۔ دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات تاریخ اسلام کے ۶ رسالوں مین شائع ہوئے ہین جن سے تمام دنیا اب تک حیران و ششدر چلی آتی ہے اور جن کے مطالعہ سے عجیب نورانی اثر دل پر پڑتا ہے اور دین و دنیا کی فلاح حاصل ہوتی ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح کی رائے ہے کہ یہ سلسلہ اہل اسلام کے لئے نہائت مفید ہے۔ حجم ۲۸۸ صفحے۔ قیمت ایک روپیہ (عہ) محصول ڈاک معاف۔

المشتہر

غلام قادر فصیح۔ ایڈیٹر تاریخ اسلام۔ شہر سیالکوٹ

رسید زر

بقیہ ۶۔ جولائی ۱۱ء

میاں غلام مصطفےٰ صاحب ۱۵۸۷ عہ مرزا سلطان احمد صاحب ۲۷۰ عسہ

حاجی امیر الدین صاحب ۶۸ عہ چودہری غلام حسین صاحب ۶۹ عہ

ابو بکر بن محمد یوسف صاحب ۱۲۱۵ عہ .. .. صمہ

۷۔ جولائی ۱۹۱۱ء

میاں عبد اللہ صاحب ۱۶۶۷ ۶ بشارت احمد صاحب ۲۰۱ للعہ

محمد علی خان صاحب ۱۰۱ ہے ذو الفقار علی صاحب ۵۳۲ عہ

محمد ایوب خان صاحب ۱۵۶ عہ فضل کریم صاحب ۷۴۵ عہ

ناصر شاہ صاحب ۲۵ عہ عزیز بخش صاحب ۵۴ عہ

محمد یوسف صاحب ۲۷۵۹ عہ ایس ایم محمد یوسف صاحب ۳۶۵ عہ

مظفر احمد صاحب ۱۵۵۹ عہ عبد اللہ صاحب ۱۴۶ ہے

۸۔ جولائی ۱۹۱۱ء

چودہری سرفراز خان صاحب ۱۷۹ عہ ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب ۱۴۹۷ عہ

۱۰۔ جولائی ۱۹۱۱ء

مولوی محمد اسمٰعیل صاحب ۲۲۷۳ ۱۲ر حاجی امام الدین صاحب ۲۵۹ للعہ

نیاز حسین صاحب ۱۰۸۶ ۶ محمد شفیع صاحب ۶۷۲ عہ

ملک شیر محمد خان صاحب ۳۰۳ ۶ بابو نظام الدین صاحب ۸۴ للعہ

۱۱۔ جولائی ۱۹۱۱ء - محمد شریف صاحب ۲۳۵۲ ہر

۱۲۔ جولائی ۱۹۱۱ء

سیّد منظور عالم صاحب ۱۹۹۴ ۶ شیخ مشتاق احمد صاحب ۲۷۹۲ ۶ر

مراد بخش صاحب ۲۵۳۲ للعہ

۱۳۔ جولائی ۱۹۱۱ء

ڈاکٹر غلام احمد صاحب ۲۷۸۳ عہ ڈاکٹر محمد یوسف صاحب ۲۷۸ للعہ

۱۴۔ جولائی ۱۹۱۱ء

الٰہی بخش صاحب ۱۰۸۳ عہ حاکم علی صاحب ۹۸ عہ

سیّد عبد الستار شاہ صاحب ۳۹۱ عہ غلام محمد صاحب ۳۰۲ عہ

۱۵۔ جولائی ۱۱ء

عبد الرحمن صاحب افریقہ ۳۳۸ صہر ملک مولا بخش صاحب ۲۷۷ عہ

شیخ مظفر الدین صاحب ۷۴۸ صہر

۱۷۔ جولائی ۱۱ء

محمد مراد صاحب ۴۹۶ ۶ہر میاں غلام حسین صاحب ۶ا

جان محمد صاحب ۲۷۸۱ للعہ انوار حسین صاحب ۷۳۶ عہ

عبد القادر صاحب کٹی ۱۴۹۵ .. .. صہر

۱۹ و ۲۰ - جولائی ۱۱ء

غلام حسین صاحب سب رجسٹرار ۱۰۸ عہ غلام محمد صاحب ۱۸۶۹ عہ

غلام حیدر صاحب ۱۷۹۷ عہ طاہر الدین صاحب ۲۷۹۷ عہ

ڈاک ولایت

ئیبل سب الہامی نہیں

رسالہ نارتھ چینا ہیرالڈ میں ایک مضمون نکلا ہے۔ جس میں پادری صاحبان نے اِس امر کا خطرہ ظاہر کیا کہ چینی لوگوں کو جب موجودہ زمانہ کی تحقیقات کی اطلاع ہو جاتی ہے تو ان میں بائبل کی اشاعت میں مشکلات پیدا ہو جاتے ہیں کیونکہ بائبل پر پھر وہ ایسے اعتراضات کرتے ہیں جن سے اِس کتاب کا الہامی ثابت کرنا مشکل ہو جاتا ہے اِس مشکل سے بچنے کے واسطے ایک پادری صاحب نے یہ تجویز نکالی ہے کہ ہم لوگوں کے سامنے یہ پیش نہ کریں کہ بائبل ساری الہامی کتاب ہے۔ بلکہ ہم خود ہی مان لیں کہ یہ سارا کلام الٰہی نہیں ہے اور یورپ کے محققین نے جو روشنی بائیبل پر ڈالی ہے اُس سے ہم چین کے نو عیسائیوں کو تاریکی میں نہ رکھیں +

ہماری رائے میں پادری صاحب کی یہ رائے قابلِ تسلیم ہے۔ کاش کہ ہندوستان کے پادری بھی ایسی مہربانی کریں کہ ہمارے ہم وطن دیسی عیسائیوں کو اندھیرے میں رکھنے کی بجائے بائبل کی اصل حقیقت اُن پر کھول دیں +

مسئلہ طلاق

یسُوع نے شرعی مسائل تو کم ہی بیان کئے ہیں۔ ایک طلاق کے مسئلہ کا فیصلہ کیا تھا مگر اب امریکہ کی بعض عیسائی عدالتوں نے یسوع کی اِس شریعت کو ناجائز قرار دے کر یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ مرد عورت کو زناء کے سوائے دیگر وجوہات کے سبب بھی طلاق دے سکتا ہے۔ اور وہ طلاق یافتہ عورتیں اور جگہ نکاح کر سکتی ہیں۔ حالانکہ یسُوع کے حکم کے مطابق ایسی طلاق یافتہ کا نکاح زنا کے برابر ہے۔ باوجود اِس اختلاف کے جو آجکل کے عیسائیوں کو یسوع کے ساتھ ہے۔ اُن کی یہ بات قابل تعریف ہے کہ وہ یسُوع کی کوئی بات مانیں یا نہ مانیں۔ پر کہلاتے یسُوع ہی کے ہیں +

ہمیں مشنریوں کی ضرورت نہیں

ایک ہندی سادھو بابا بھارتی امریکہ گئے ہوئے تھے۔ انھوں نے وہاں لیکچر دیا ہے۔ کہ ہندوستان کو تمہارے مشنریوں کی ضرورت نہیں۔ تم چھ کروڑ روپے سالانہ بے فایدہ ضائع کرتے ہو۔ جو ہند کو مشنری بھیجتے ہو +

اس پر اخبار ٹرتھ سیکر لکھتا ہے۔ کہ یہ بات تو سچ ہے۔ مشنری بھیجنے کا فائدہ تو کوئی نہیں۔ مگر اس بہانے سے پادریوں کو روپیہ ملجاتا ہے۔ اِسواسطے اس کا روکنا مشکل ہے +

مراسلات

ایک عجیب خواب

ذیل میں ہم ایک پُر معنی خواب ایک دوست کا درج کرتے ہیں۔ جس کا نظارہ خود شہادت دیتا ہے کہ یہ ایک سچی خواب ہے +

خواب چند روز گزرے ہیں۔ کہ میری ایک آریہ صاحب سے بارہ بجے سے لیکر شام کے چار بجے تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ رات کو جب نماز ادا کر کے سویا۔ تو میرے دِل میں خیال آیا۔ کہ آریہ قوم جیسی مخالف قوم مسلمانوں کی اَور کوئی نہیں ہے اور اخبار مسافر آگرہ میں بھی جو زہر اگلا ہوتا ہے۔ اس سے بھی دل میں خیال آیا۔ کہ واقعی اگر اسلام خداوند حقیقی کیطرف سے نہ ہوتا۔ تو آج دُنیا سے (خدانخواستہ) بالکل مفقود ہوتا۔ خیر اسی خیال میں سو رہا۔ خواب دیکھا کہ مشرق کیطرف سے آفتاب کے طلوع ہونے کی جگہ سے ستارے نِکل نِکل کر کچھ فاصلہ پر اوپر جا کر ٹھیرتے جاتے ہیں جب بہت سے ستارے اُس جگہ پر اکھٹے ہو گئے ہیں۔ تو سیاہ رنگ کے جانور مثل کوا جنکے جسم پر کوئی جگہ بھی سفید نہیں ہے۔ اُن تاروں کو نوچ رہے ہیں۔ پھر ستاروں کی جگہ پر ایک ایسا غبار معلوم ہوا۔ کہ جیسے آندھی میں کوئی چیز نظر نہیں آتی۔ اور وہ ستارے نظر نہیں آتے۔ مگر وہ سیاہ رنگ کے جانور نظر آ رہے ہیں۔ اور برابر ستارے نوچنے میں مشغول ہیں۔ بعد ازاں ایک ایسی توپ چلی۔ کہ جس سے وہ سیاہ جانور (پرندے) مر کر نیچے گر پڑے اَور اُس جگہ سے ایک ایسا نور ظاہر ہوا کہ اُس کے سامنے آنکھیں چندھیا گئیں۔ اور دِل کو سکینت اطمینان حاصل ہوئی۔ اور جہاں وہ ستارے تھے۔ وہاں ایک عالیشان مکان بنا ہوا ہے۔ اور اُس مکان کے اوپر چھت پر جناب حضرت میرزا صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ اور ایک جانور مثل شیر آپ کے پاس کھڑا ہے۔ اور آپ نے اُس پر ہاتھ رکھا ہوا ہے۔ اور مَیں اپنے مکان کی سیڑھیوں پر کھڑا ہوں۔ اور کل مخلوق کوٹھوں پر چڑھ کر یہ معاملہ دیکھ رہی ہے۔ اور ایک شخص جس کا نام پیر محمدؐ ہے۔ میرے پاس کھڑا ہے۔ اور کہہ رہا ہے۔ کہ مرزا صاحب قبر پھاڑ کر چھت پر آ گئے ہیں۔ اور ایک شخص حضرت صاحب کے پاؤں دبا رہا ہے۔ مَیں نے بھی یہ خدمت بجالانی چاہی اور میں پاس گیا تو فرمایا۔ کہ پیچھے ہٹ کر بیٹھ جاؤ۔ اور پاؤں دبانے سے منع کیا۔ پھر ایک اور شخص آیا۔ اُس نے سوال کیا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ دیکھو آج سوال کرنے کا موقع ہے؟ خدا خود اسلام کی عظمت ظاہر کر رہا ہے) بعد ازآں میں بیدار ہو گیا + فدوی کو اُس دن سے سخت فکر لاحق ہے اور معلوم ہوا۔ کہ حضرت صاحب نے فدوی کو پاؤں دبانے سے بند فرمایا۔ واللہ اعلم۔ اور اس مفہوم سے سخت نادم اور فکرمند ہوں + اِس لئے جناب کیخدمت میں باادب التماس کرتا ہوں کہ میرے واسطے دُعا فرماویں تا اللہ جل شانہ میری کمزوریوں کو رفع کرے اور صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ والسلام

رسید زر

۱۳- جون ۱۹۱۱ء عمر الدین صاحب ۶۴۵ ۸؍

۱۶- جون ؍؍ لعل شاہ صاحب ۷۷۶ عہ؍

عبدالرحمٰن صاحب ۵۹۳ للعہ؍ شمس الدین صاحب ۲۰۹۳ للعہ؍

۱۷- جون ۱۹۱۱ء شیخ تیمور صاحب ۱۲۰۱ سے؍

۱۸- جون ؍؍ حسن محمد صاحب ۱۱۹۸ للعہ؍

۱۹- جون ۱۹۱۱ء

محمد عمر صاحب ۱۲۹۷ للعہ؍ برکت علی صاحب ۲۷۰۰ للعہ؍

۲۴- جون ۱۹۱۱ء اللہ دتا صاحب ۲۷۵۳ للعہ؍

۳- جولائی ۱۹۱۱ء

محمد فضل خان صاحب ۲۴۶۵ سے؍ حسن موسےٰ صاحب ۱۱۴۹ سے؍

عبدالرزاق صاحب ۲۷۷۲ للعہ؍ منشی غلام محمدؐ ؍؍ ۲۷۷۵ للعہ؍

شیخ میراں بخش صاحب ۲۷۶۱ ۸؍ علی بخش صاحب ۱۱۹ عہ؍

۴- جولائی ۱۹۱۱ء چوہدری محمد الدین صاحب ۲۷۷۱ للعہ

۵- جولائی ۱۹۱۱ء غلام رسول صاحب ۱۱۶۹ عہ؍

۶- جولائی ۱۹۱۱ء

محمد حسین صاحب ۳۲۱ عہ؍ روشن دین صاحب ۱۲۹۴ عہ؍

نظم

قدرت اللہ خانصاحب قادیان میں ایک مہاجر تھے۔ جو حضرت اقدس کی خدمت میں مصروف رہتے تھے اور یہیں فوت ہوئے۔ وہ شاعر نہ تھے لیکن دینی محبت کے جوش میں انہوں نے ایک دفعہ ایک نظم لکھی تھی۔ جو کہ ان کے فرزند ارجمند عزیز جلیل احمد خاں نے ہمیں دکھائی ہے۔ اُس میں سے چند شعر بطور نمونہ درج کر کے ہم احباب سے خانصاحب موصوف کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست کرتے ہیں:۔

حضرت مسیح موعود کو مخاطب کر کے کہتے ہیں +

توشانِ کبریا ہے تجھ پر جاں فدا ہے — توچشمہ نور کا ہے سچ بے خطا یہی ہے
اس کی دُعا کے آگے بیدین رو کے بھاگے — سو کر وہ پھر نہ جاگے تیرِ قضا یہی ہے
گستاخ کوئی جاہل ہوتا ہے جب مقابل — جاتا ہے خاک میں مل زورِ خدا یہی ہے
بھٹکے پھر و نہ یارو۔ عقبےٰ کو مت بسارو — غفلت کی گرد جھاڑو عہدِ خدا یہی ہے
تم اس کو پاک جانو جو یہ کہے وہ مانو — غیروں کو خاک جانو حق کی رضا یہی ہے

دستِ دُعا اُٹھا کر کہتا ہے **قدرت اللہ**
کر فضل اپنا یا رب تجھ سے رجا یہی ہے

اخبار عالم پر ایک نظر

ہندوستان کی کل آبادی ۳۱ کروڑ نکلی جن میں سے ۲۰ کروڑ ۷۰ لاکھ ہندو ہیں اور ۶ کروڑ ۶۰ لاکھ مُسلمان۔ ایک کروڑ بدھ۔ ۳۰ لاکھ عیسائی۔ مسٹر مکرجی بنگالی ایک اخبار میں اپنے رائے لکھتے ہیں۔ کہ اب **ہندو** قوم چراغ سحری ہے۔ یا آفتاب لبِ بام ہے۔ اب کے بھی ہندوؤں نے تقسیم **بنگالہ** پر سالگرہ کی۔ پنجاب میں اس کثرت سے **شراب** پی جاتی ہے کہ ایک صاحب اس کا نام پنجاب خانہ شراب خانہ خراب رکھتے ہیں + بمبئی کے اخبار پنچ بہادر سے **ضمانت** طلب کی گئی ہے۔ ایسا ہی سُنا گیا ہے کہ ایبٹ آباد کے اخبار ایڈورڈ گزٹ سے بھی ضمانت طلب کی گئی ہے **کرنسی نوٹ** اب سادہ لفافہ میں ڈالکر ڈاک خانہ کے ذریعہ سے بھیجے نہ جا سکینگے۔ بلکہ بیمہ کرانا ضروری ہوگا۔ ایک آریہ اخبار اپنے بزرگوں کے کارناموں میں فخریہ بیان کرتا ہے کہ ہمارے **دھرم** میں بات کی ایسی پچ ہے کہ قمار بازی کرتے ہوئے دریودھن کے کہنے پر یدھشٹر نے اپنی رانی کو داؤں پر لگایا۔ اور ہار کر دے ہی دیا۔ دھرم پر پورا رہا۔ اِس دھرم سے خدا کی پناہ +

پچھلے سال پنجاب میں ۶۰۴۰ **نئی کتابیں** چھپ کر شایع ہوئیں۔ **پرتگال** میں حامیان شاہ اور جمہوری سلطنت کے درمیان جگہ بجگہ لڑائیاں جاری ہیں۔ **چین** میں سخت بغاوت پھیل رہی ہے۔ باغیوں نے کئی شہروں پر قبضہ کر لیا ہے + قسطنطنیہ میں سخت **آگ** لگی۔ بارہ لاکھ روپے کا نقصان ہوا + لاہور کے سنجیدہ اور متین اخبار وقت کے اڈیٹر نالاں ہیں کہ کئی ہزار روپے کا **نقصان** اخبار میں اُٹھا چکے ہیں + سُنا گیا ہے کہ اخبار آبزرور کے مالک بھی ایک **لاکھ** روپے اب تک اپنی گرہ سے ڈال چکے ہیں مگر کچھ وصول نہیں کیا۔ **طرابلس** کی جنگ برابر جاری۔ ترکی فوج خشکی کے راستہ سے گئی ہے مقام بنغازی پر سخت جنگ ہوئی۔ اطالوی لوگوں کی روایت ہے کہ ان کے سولہ آدمی مارے گئے اور ۱۱۶ زخمی ہوئے۔ ایک گرجا مسمار ہوا۔ اس میں آٹھ آدمی مر گئے۔ دس زخمی ہوئے برٹش قنصل بھی زخمی ہوا۔ اور اُسکے مکان کو بھی صدمہ پہنچا۔ شدید گولہ باری سے باشندگان شہر جو قتل یا زخمی ہوئے ان کی تعداد چار ہزار بتلائی جاتی ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ترکوں کے ۴۰۰ آدمی قتل ہوئے اور ۱۲۰۰ مجروح ہوئے۔ دو ہوائی جہاز بھی اطالیہ والوں کے وہاں پہنچ گئے ہیں جو اوپر اُڑ کر پتہ لیتے ہیں کہ ترکوں نے کہاں کہاں اپنے کیمپ نصب کئے ہیں۔ مصر اور شام اور عرب کے مسلمانوں میں بہت جوش پھیلا ہوا ہے یورپ کے تمام ممالک کے اخبار اٹلی کی اِس کارروائی کو غاصبانہ بتلاتے ہیں اور اس پر اظہار نفرت کرتے ہیں۔ مگر تعجب ہے کہ کوئی سلطنت اٹلی کو نہیں روکتی اور جسکی لاٹھی اُس کی بھینس والا معاملہ ہو رہا ہے۔ جرمنی کی منافقانہ دوستی کا بھی حال کُھل گیا ہے مُسلمانوں کو چاہیئے کہ آیندہ اُس سے بھی ہوشیار رہیں + بنغاریہ کی لڑائی میں کچھ طرابلس کے عربوں نے ترکوں کی امداد کی تھی۔ اٹلی والوں نے انہیں گرفتار کر کے **توپ** کے آگے اُڑا دیا + سوموار کے دن ٹریپولی میں جنگ ہوئی۔ اٹلی والوں کا بہت نقصان ہوا۔ اٹلی والے اپنے نقصان کو شایع نہیں کرتے۔ اور ترکوں کے مقتولوں کی تعداد چھاپ دیتے ہیں۔ آسٹریا والے ترکوں کو الزام دیتے ہیں کہ انھوں نے ہماری صلاح نہیں مانی۔ ہم نے کہدیا تھا کہ اٹلی والوں کے مطالبات مان لو۔ اگر مان لیتے تو جنگ نہ ہوتی۔ خوب انصاف ہے + شاہِ **جارج** کے سفر ہند کے واسطے جہاز موسومہ مدینہ آراستہ کیا گیا ہے + مراکو کے متعلق جرمنی فرانس کا سمجھوتہ طے پا یا۔ مراکو کے علاقہ ملیلہ میں ہسپانیہ کی عربوں کے ساتھ سخت جنگ ہو رہی ہے + **شیخ سنوسی** اقوام عرب میں شیخ سنوسی ایک لیڈر گزرے ہیں ۱۸۵۸ء میں انہوں نے انتقال فرمایا اور اِن کا بیٹا جانشین ہؤا۔ خلفائے سنوسی کا صدر مقام قاہرہ سے ۴۰۰ میل کے فاصلہ پر بجانب غرب ایک سرسبز ملک میں تھا۔ شیخ سنوسی کے پیروؤں کی تعداد اسوقت تیس لاکھ بلکہ اِس سے بھی بہت زیادہ بتلائی جاتی ہے جو آلات حرب سے ہر وقت مسلح رہتے ہیں شیخ سنوسی کے بیٹے نے پیروؤں میں باپ سے بھی زیادہ ہر دلعزیزی اور اقتدار حاصل کیا۔ اور سنوسی مذہب الجیریا اور مراکو تک پہنچا دیا۔ شیخ سنوسی کے پیرو چونکہ ہمیشہ زبردست رہے۔ اس لئے انہوں نے کبھی اپنے اوپر کسی یورپین حکومت یا ترکوں کو حاکم نہ ہونے دیا۔ مگر جیسے انھوں نے فرانس سے کسی قدر ہزیمت پائی۔ تب سے ان کا میلان خاطر ترکوں کی طرف ہو گیا۔ گو یہ لوگ سلطان کو اپنا مذہبی سردار تسلیم نہیں کرتے۔ مگر میجر انور بے سنوسیوں اور عربوں کو اٹلی کے مقابلہ میں ٹرکی کی حمایت پر کمربستہ کرنے کے لئے روانہ ہوئے ہیں۔ اِس لئے امید ہے۔ وہ لوگ ضرور پاس اسلام کر کے کھڑے ہو جائیں تو تعجب نہیں + **گاؤکشی** کو بند کرنے کے واسطے جو میموریل ہندو صاحبان گورنمنٹ کی خدمت میں پیش کرنا چاہتے ہیں اُس کے متعلق گورنمنٹ صوبجات متحدہ نے نوٹس جاری کیا ہے کہ کوئی سرکاری ملازم اُس میموریل پر اپنے دستخط ثبت نہ کرے +

امیر کابل ہفتہ گزشتہ میں امیر صاحب افغانستان نے ایک عظیم الشان دربار شاہانہ منعقد کیا۔ جس میں آپ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میرا عزم ہے کہ افغانستان میں نہریں اور سڑکیں کثرت کے ساتھ بنائی جائیں۔ دربار میں حکام اعلےٰ کے علاوہ گرد و نواح کے بڑے بڑے سردار بھی موجود تھے۔ امیر صاحب غزنی کے دورہ کا بھی ارادہ رکھتے ہیں +

فہرست مبائعین

نواب زادہ عبد الجبار خانصاحب پڑی ضلع کوہاٹ
امام دین صاحب تیجہ کلاں ضلع گورداسپور
مسمات کرم بی بی صاحبہ ″
اسمعیل صاحب ″
میاں عزیز صاحب ″
میاں ہدایت صاحب ″
علی بہادر صاحب ہمشیرہ زادہ محمد عجب خاں نائب پولٹیکل ایجنٹ مالاکنڈ۔
صابر خاں صاحب ملازم جناب محمد عجب خانصاحب
منشی رحمت اللہ صاحب ڈاک منشی۔ سیالکوٹ چھاونی دفتر نمبر دوسرا ڈویژن
چودھری فتح محمد خانصاحب کھوکھر دالی کلاس والہ سیالکوٹ
جناب صدر الدین صاحب حوالدار پنشنر شاہدرہ لاہو چال مکہ
ثبات خانصاحب معرفت ملاں عبد الستار شاہ صاحب مہاجر
جناب احمد الدین صاحب ماسٹر ٹیلر ۲۶ گورکھا الفل ایبٹ آباد
ظہور احمد صاحب میدہ فروش شجاع گنج بازار بھاگلپور سٹی
منشی شہود الحق صاحب سب انسپکٹر پولیس
اہلیہ صاحبہ محمد امیر صاحبہ مساۃ جنت شہر راولپنڈی
منشی عمر دین کلرک اگزامنر آفس ایس۔ ٹی سیکشن لاہور۔

عید کارڈ و عید رومال

ہماری پہلی ایجاد عید کارڈ اور دوسری ایجاد عید رومال جسقدر مقبول ہوئے ہیں اس کا اندازہ صرف اسی سے ہو سکتا ہے جو لوگ پہلے منگانا بھول جاتے ہیں انہیں وقت پر بذریعہ تار منگانا پڑتے ہیں۔ چونکہ عید آنیوالی ہے اسلئے آپ ابھی سے فرمائش بھیج دیجئے۔ تاکہ وقت پر دوستوں کو یہ مناسب تحفہ بھیج سکیں۔

رومال ریشمی موزوں اشعار و احادیث سے مزین فی درجن للعہ
رومال پارچہ ″ ″ ″ ″ ۲ر ″ عہ
رومال کا غذی ″ ″ ″ ″ ۶
عید کارڈ لفافو نمیں جانیوالے مقامات متبرکہ کے نقشوں سے مزین فی درجن ۱۲ر
عید کارڈ سنہری پیسے میں پوسٹ ہونیوالے فی درجن ۶ر
عید کارڈ سیاہ مقامات متبرکہ کے نقشوں کے علاوہ اشعار سے مزین فی درجن ۴ر

المشتہر
مینجر عید کارڈ و رومال ۔ لاہور ۔ اندرون دہلی دروازہ

الخطبۃ

(۱) ہمارے ایک احمدی بھائی عمر ۴۰ سال ملازم سرکار بشاہرہ مبلغ ایکسو پچیس روپیہ ماہوار کی پہلی بیوی فوت ہوگئی ہے اور دوسرے نکاح کے خواہشمند ہیں مزید حالات ایڈیٹر بدر سے معلوم ہو سکتے ہیں ۔

(۲) ایک شریف خاندان غیر احمدی اپنی ایک دختر نابینا کنواری عمر ۱۵ سال کا احمدی جماعت میں نکاح کرنا چاہتا ہے۔ اگر کوئی صاحب خواہشمند ہوں تو ایڈیٹر بدر سے خط و کتابت فرماویں۔ باشندگان۔ میرٹھ۔ دہلی۔ مظفر گڈھ۔ سہارنپور وغیرہ کو ترجیح ہوگی ۔

(۳) ایک غیر احمدی احمدیوں کے اتقاء پابند صوم وصلوٰۃ ہمدردی وغیرہ کے معترف ہو کر اپنی لڑکی کا جس کی عمر ۱۳ سال گندم رنگ جسم اور قد ور میانہ ظاہری ہر ایک عیب سے پاک قرآن شریف اور اردو خواندہ ۔ سینے پرونے بنوار بٹنے و قطع برید ۔ و دخت سے واقف ہے ۔ احمدی جماعت میں شریف خاندان کے ایسے شخص سے رشتہ کرنا چاہتا ہے جسکی عمر بیس سے تیس برس تک ہو۔ اول تو انٹرنس ورنہ انگریزی مڈل تک تعلیم ہو ۔ یا کم سے کم بیس روپیہ ماہوار کا ملازم ہو یا بیس روپیہ ماہوار کی جائداد کی آمدنی یا اور کوئی ذریعہ بیس روپیہ ماہوار آمدنی کا ہو ۔ اضلاع میرٹھ۔ دہلی مظفر گڈہ سہارنپور وغیرہ کے باشندگان کو ترجیح ہوگی ۔ خط و کتابت معرفت ایڈیٹر ہو ۔ درخواست کے ساتھ مہر کے ٹکٹ آنا چاہئیں ۔

(۴) ایک احمدی دوست نوجوان عمر ۲۱ سال قوم زمیندار وڑائچ ساکن راجیکی ضلع گجرات جو نہایت ہی صالح ۔ خلیق اور شریف آدمی ہیں اور جنکی علاوہ زمینداری آمد کے انیس روپیہ ماہوار تنخواہ ہے کسی احمدی زمیندار خاندان سے نکاح کرنا چاہتے ہیں ۔ جو صاحب پسند فرماویں دفتر بدر میں اطلاع دیں ۔

(۵) ہمارے ایک معزز شریف آسودہ حال نوجوان دوست شرعی ضروریات کے سبب دوسرا نکاح کرنا چاہتے ہیں خط و کتابت معرفت ایڈیٹر بدر ہو ۔

(۶) ایک احمدی نوجوان غریب الطبع قوم کا ارائیں ضلع گجرات کا باشندہ ہے ۔ عمر ۲۰ سال تنخواہ ستر روپیہ ماہوار بوعدہ ایک روپیہ سالانہ ترقی مستقل سرکاری ملازم نکاح کا خواہاں ہے ۔ اہل حاجت سید غلام حسین صاحب وٹرنیری اسسٹنٹ حصار سے خط و کتابت کریں ۔

(۷) ہمارا ایک بھائی جو نیک منکسر المزاج دیندار احمدی حاجی عمر ۱۸ سال خواندہ ۔ اصل وطن چکوال ضلع جہلم اس کیلئے ایک رشتہ کی ضرورت ہے ۔ مفصلہ ذیل پتہ پر خط و کتابت ہو ۔
محمد امین فضل کریم کالج سٹریٹ کلکتہ

ڈاکٹر ایس کے برمن کی بنائی ہوئی مشہور دوائیں

اصلی عرق کافور

دیکھو گرمی کا موسم آیا جہاں تہاں ہیضہ کا آنا بھی ممکن ہے اس سے بچنے کا آسان طریقہ ڈاکٹر ایس کے برمن کا اصلی عرق کافور ہے ۔ یہ دوا ۲۶ برس سے تمام ہندوستان میں مشہور ہے ۔ یہ عرق گرمی کے دست پیٹ کا درد ۔ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھو قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۱ تا ۲ تک ۵ر

عرق پودینہ

ولائتی پودینہ کی ہری پتیوں سے یہ عرق بنایا ہے ۔ اس کا رنگ پتی کے رنگ کا سا ہے ۔ اور خوشبو بھی تازہ پتیوں کی سی آتی ہے ۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے ۔ ریاح کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے ۔ پیٹ کا پھولنا ڈکار آنا پیٹ کا درد بدہضمی ۔ متلی ۔ اشتہا کا کم ہونا وغیرہ ریاح کی علامت جلد دور ہو جاتی ہے ۔ قیمت فی شیشی ۸ر محصولڈاک ۲ تک ۵ر

مفرح یاقوتی

تیار کردہ حکیم محمد حسین صاحب مہتمم کارخانہ مرہم عیسیٰ لاہور مصدقہ حضرت امیر المومنین ۔ اعضاء رئیسہ کو قوت دیتی ہے ۔ مبہی ۔ مفرح اور مقوی ہے ہر قسم کے ضعف اور سستی ۔ اور ناطاقتی کو دور کرتی ہے ۔ دفتر اخبار بدر سے باداے قیمت للعہ نقد یا بذریعہ قیمت طلب پارسل مل سکتی ہے ۔